روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 14 جنوری 2011ء 9 صفر 1432 ہجری 14 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 12

کامل خود سپردگیکی دعا

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ حالت رکوع میں یہ دعا بھی کیا کرتے تھے:

اے اللہ تیری خاطر میں نے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں اور تجھی پر میرا توکل ہے تو ہی میرا پروردگار ہے میرے کان اور میری آنکھیں، میرا گوشت اور خون، میری ہڈیاں اور میرا دماغ اور میرے اعصاب اس اللہ کی اطاعت میں جھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(سنن نسائی کتاب التطبیق- حدیث نمبر1041)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رہے کہ منتہا سلوک کا پنجم درجہ ہے اور جب پنجم درجہ کی حالت اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد چھٹا درجہ ہے جو محض ایک موہبت کے طور پر ہے اور جو بغیر کسب اور کوشش کے مومن کو عطا ہوتا ہے اور کسب کا اس میں ذرہ دخل نہیں اور وہ یہ ہے کہ جیسے مومن خدا کی راہ میں اپنی روح کھوتا ہے ایک روح اس کو عطا کی جاتی ہے۔ کیونکہ ابتدا سے یہ وعدہ ہے کہ جو کوئی خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ کھوئے گا وہ اسے پائے گا۔ اس لئے روح کو کھونے والے روح کو پاتے ہیں۔ پس چونکہ مومن اپنی محبت ذاتیہ سے خدا کی راہ میں اپنی جان وقف کرتا ہے اس لئے خدا کی محبت ذاتیہ کی روح کو پاتا ہے جس کے ساتھ روح القدس شامل ہوتا ہے۔ خدا کی محبت ذاتیہ ایک روح ہے اور روح کا کام مومن کے اندر کرتی ہے اس لئے وہ خود روح ہے اور روح القدس اس سے جدا نہیں۔ کیونکہ اس محبت اور روح القدس میں کبھی انفکاک ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی وجہ سے ہم نے اکثر جگہ صرف محبت ذاتیہ الٰہیہ کا ذکر کیا ہے اور روح القدس کا نام نہیں لیا کیونکہ ان کا باہم تلازم ہے اور جب روح کسی مومن پر نازل ہوتی ہے تو تمام بوجھ عبادات کا اس کے سر پر سے ساقط ہو جاتا ہے اور اس میں ایک ایسی قوت اور لذت آ جاتی ہے جو وہ قوت تکلف سے نہیں بلکہ طبعی جوش سے یاد الٰہی اس سے کراتی ہے اور عاشقانہ جوش اس کو بخشتی ہے۔ پس ایسا مومن جبرائیل علیہ السلام کی طرح ہر وقت آستانہ الٰہی کے آگے حاضر رہتا ہے اور حضرت عزت کی دائمی ہمسائیگی اس کے نصیب ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس درجہ کے بارے میں فرماتا ہے والذین ھم علی صلوٰتھم یحافظون یعنی مومن کامل وہ لوگ ہیں کہ ایسا دائمی حضور ان کو میسر آتا ہے کہ ہمیشہ وہ اپنی نماز کے آپ نگہبان رہتے ہیں۔ یہ اس حالت کی طرف اشارہ ہے کہ اس درجہ کا مومن اپنی روحانی بقا کے لئے نماز کو ایک ضروری چیز سمجھتا ہے اور اس کو اپنی غذا قرار دیتا ہے جس کے بغیر وہ جی ہی نہیں سکتا۔ یہ درجہ بغیر اس روح کے حاصل نہیں ہو سکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مومن پر نازل ہوتی ہے کیونکہ جب کہ مومن خدا تعالیٰ کے لئے اپنی جان کو ترک کر دیتا ہے تو ایک دوسری جان پانے کا مستحق ہوتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 ص233)

صاحب علم مخلص، پیار کرنے والے

دعا گو و تجربہ کار ڈاکٹرز کی ضرورت ہے

مجلس نصرت جہاں کے بانی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مغربی افریقہ کے کامیاب دورہ سے مراجعت پر 30/اگست 1970ء کو کمیٹی روم فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں ایک نہایت بصیرت افروز، ولولہ انگیز اور پر اثر خطاب فرمایا جس میں حضور انور نے ارض بلال میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والے شاندار انقلاب اور نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کی دلچسپ تفصیلات پیش فرمائیں اور ڈاکٹر صاحبان کو خدمت کے اس وسیع میدان کی طرف بلایا۔ اس خطاب میں حضور انور نے احمدی ڈاکٹروں کی خصوصی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

”ہمارا جو مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر بڑا مخلص ہونا چاہئے اور بڑا دعا گو ہونا چاہئے جو چیز بڑی ضروری ہے وہ اخلاص ہے اور عادت دعا ہے۔ اس کے بغیر تو ہمارا ڈاکٹر وہاں کام نہیں کر سکتا۔ اگر ڈاکٹر میں اخلاص نہیں ہوگا تو وہ ہمارے لئے پرابلم بن جائے گا اور اگر دعا گو نہیں ہوگا تو وہ اپنے مریض کیلئے پرابلم بن جائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بڑا ظالم ہے وہ طبیب جو اپنے مریض کیلئے دعا نہیں کرتا۔“

میدان عمل میں خدمت پر مامور ڈاکٹر صاحبان کو حضور کا یہ زریں ارشاد ہر وقت پیش نظر رکھنے کی درخواست ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں دستِ شفا عطا فرمائے اور ہمیشہ ان کا معین و مددگار رہے۔ آمین

(تحریک جدید، ایک الٰہی تحریک جلد چہارم صفحہ 640 اور 644)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 601

دمشق کی خانقاہ صوفیا کی نسبت ایک عجیب حکایت

علامہ ابن جبیر نے شام کے دارالسلطنت دمشق کے دلچسپ احوال و کوائف اپنے سفر نامہ میں لکھے ہیں۔ سلاطین بنوامیہ کے زمانہ میں اس شہر نے بہت ترقی کی۔ حضرت امیر معاویہ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی، حضرت نورالدین محمود زنگی، حضرت محی الدین عربی اور بعض دوسرے اکابر امت اسی کی خاک میں آسودہ ہیں۔ علامہ تحریر فرماتے ہیں:۔

''شہر میں جابجا چالیس مقام وضو کرنے کے واسطے بنے ہوئے ہیں ان میں ہر وقت پانی جاری رہتا ہے۔ ان ممالک میں غربا کی آسائش کے واسطے اس شہر سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ دارالسلام رکھے۔ شہر کے بازار ترتیب وار اور خوش قطع ہیں۔ خاص کر تاجروں کے بیٹھنے کے مقام نہایت ہی خوبصورت ہیں۔ ہر ایک مکان کی وسعت ایک کاروان سرائے کے مثل ہے۔ سب میں لوہے کے دروازے ہیں اور ہر ایک کے قفل اور بندشیں جداگانہ ہیں۔ باب الجابیہ سے باب شرقیہ تک ایک بازار ہے۔ اس کو سوق الکبیر کہتے ہیں۔ اس بازار میں ایک چھوٹا مکان ہے اس کو مصلی مقرر کر لیا ہے۔ اس مکان میں قبلہ کی طرف ایک پتھر ہے۔ کہتے ہیں اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے ان بتوں کو توڑا تھا جو بازار میں فروخت کو لاتے تھے۔

عمر بن عبدالعزیز کا مکان جو آج کل صوفیہ کی خانقاہ ہے اور باب الناطفین کی دہلیز میں واقع ہے اس کی نسبت عجیب روایت مشہور ہے۔ کہتے ہیں ایک عجمی عمر بن عبدالعزیز نامی نے خرید کر اسے بنوایا تھا اور اس کے لئے بہت سے اوقاف مقرر کر کے یہ وصیت کی تھی کہ مجھے اسی مکان میں دفن کریں اور ہر جمعہ میری قبر پر کلام الٰہی کا ختم پڑھا جائے اور جو لوگ ختم میں شریک ہوں ان میں سے ہر ایک شخص کو ایک رطل میدے کی روٹیاں جو مغربی تین رطل کی برابر ہوتی ہیں ملا کریں۔ یہ شخص ممالک عجم میں سے سمیساط کا رہنے والا نہایت زاہد و پارسا تھا۔

اس کے تمول کی یہ حکایت ہے کہ ایک روز اس نے باب الناطفین کی دہلیز میں ایک سیاہ فام شخص کو حالت مرض میں زمین پر پڑا ہوا دیکھا۔ نہ کوئی اس کی طرف متوجہ ہوتا تھا اور نہ کوئی تیمارداری کرتا تھا۔ اس نے اس کی حالت پر رحم کھا کر خالصةً للہ اس کی تیمارداری اپنے ذمے قبول کی اور اس کی خدمت میں رات دن مصروف رہنے لگا۔ جب اس مریض کا وقت موت قریب آیا تو اس نے سمیساطی خادم کو بلا کر اس کی خدمت گزاری اور مستعدی کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ ''میں خلیفہ معتضد العباسی کے خادموں میں سے ہوں۔ میرا لقب زمام الدار ہے۔ خلیفہ کی خدمت میں میرا بہت اعتبار اور مرتبہ تھا۔ ایک روز خلیفہ مجھ سے کسی وجہ سے ناراض ہوا اور میں جان کے خوف سے بھاگ کر یہاں چلا آیا۔ یہاں مجھے بیماری نے گھیر لیا۔ آخر اس حالت کو نوبت پہنچی۔ تو نے میری خدمت میں جاں فشانی کی اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس کے عوض میں کچھ سلوک کروں اور وہ اجر آخرت پر اور اضافہ ہو۔ میں اس امر کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے پورا کرنے پر تجھ سے عہد لیتا ہوں کہ تو میری تجہیز و تکفین کے بعد بغداد جا کر زمام الدار کا مکان تلاش کرنا اور اس مکان کو کسی حیلے سے کرایہ پر لے کر اس میں مقیم ہونا۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں تجھے کامیابی عطا فرمائے۔ پھر اس مکان میں اس مقام کو جو جس پر فلاں علامت ہے کھودنا جب اس قدر کھودے گا تو تجھ کو کچھ تختے نظر آئیں گے۔ تختوں کے نیچے جو مال ملے اس پر اپنا قبضہ کرنا اور اپنے مہمات خیر میں جس طرح مناسب ہو صرف کرنا۔'' اس وصیت کے بعد مریض نے قضا کی اور تیماردار اپنے عہد کے موافق بغداد کو روانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقصد پر اسے کامیاب کیا۔ وہ مکان کرایہ پر مل گیا۔ جب اس مقام کو کھودا جس کی بابت وصیت کی تھی تو وہاں سے بے حساب دولت ملی۔ اس مال سے اسباب تجارت خرید کر دمشق کو لایا اور یہاں یہ مکان خرید کر صوفیوں کے واسطے خانقاہ بنائی اور اس کے لئے زمین اور سرائیں خرید کر اہل تصوف کے نام پر وقف کیں۔ اپنی قبر بھی اسی مکان میں بنانے کی وصیت کی اور ختم کلام اللہ کی تاکید کی۔ حاضرین ختم کے واسطے روٹیاں مقرر کیں۔ اس رسم خیر کے باعث غربا اور فقرا کو بہت آسائش ہوگئی ہے۔ ہر جمعہ کو قاریوں سے خانقاہ بھر جاتی ہے۔ ختم کے بعد متوفی کے واسطے دعا کرتے ہیں اور ایک رطل روٹیاں لے کر چلے آتے ہیں اور یہ خیر جاری اور کار ثواب اس کے واسطے باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے۔''

جمع کر نیک عمل یوں کہ مسافر جیسے
بیشتر کوچ کے اسباب سفر لیتا ہے

(ترجمہ سفرنامہ ابن جبیر صفحہ 204 مترجم جناب احمد علی صاحب ناشر بک لینڈ بندر روڈ کراچی 1 فروری 1962ء)

زندگی بھر کی دولت

خلافت کی جس کو بھی خِلعت ملی ہے
بہت باوفا اس کو ملت ملی ہے

خلافت کے سائے میں جو بھی پلا ہے
اسے دین و دنیا کی ثروت ملی ہے

بھرو جھولیاں اس کے فیضان سے تم
تمہیں دو جہاں کی یہ نعمت ملی ہے

خلافت سے پی لے جو اُلفت کے جام
اسے مامتا کی سی شفقت ملی ہے

دعائیں بھی اس کی ہیں آبِ بقا سی
اسے اذنِ ربی سے نصرت ملی ہے

خلافت ہے جس کی بھی روحِ تمنا
اسے زندگی بھر کی دولت ملی ہے

خلافت ہے تاریکیوں میں اُجالا
اسے نورِ حق سے ہی رفعت ملی ہے

بہت اپنی قسمت پہ نازاں ہوں میں بھی
کہ دو پل مجھے ان کی قربت ملی ہے

خلافت ہے ہم پہ اک احسان باری
جماعت کو اس سے ہی وحدت ملی ہے

اب آؤ کریں شکرِ ربی ادا ہم
ہمیں اس سے ہر ایک برکت ملی ہے

اعظم نوید

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود کی انقلاب آفریں کتاب

اسلامی اصول کی فلاسفی۔ حیرت انگیز اثرات

عبدالسمیع خان

(قسط اول)

اسلامی اصول کی فلاسفی حضرت مسیح موعود کا وہ عظیم الشان مضمون ہے جو جلسہ مذاہب عالم لاہور 1896ء میں پڑھا گیا۔ جس کے متعلق آپ کو بشارت دی گئی تھی کہ مضمون بالا رہا اور جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا میں نے اس کی سطر سطر پر دعا کی ہے۔ (ماہنامہ انصاراللہ جون 1996ء ص24)

آپ نے خدائی تائید سے یہ دعویٰ کیا کہ
جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص614)

حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ انقلاب انگیز، روح پرور اور وجد آفریں مضمون جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اور انیسویں صدی کی ایک زبردست یادگار ہے۔ پہلی بار 1897ء میں ''رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب'' (مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور) میں شائع ہوا۔ یہی مضمون جولائی 1905ء میں مطبع ضیاء الاسلام قادیان سے ''اسلامی اصول کی فلاسفی یا اسلام اور اس کی حقیقت'' کے نام سے منظر عام پر آیا۔ اسی دوران میں مولانا محمد علی صاحب ایم۔اے کے قلم سے اس کا انگریزی ترجمہ انگریزی رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' قادیان میں مارچ تا اکتوبر 1902ء کی اشاعتوں میں چھپا جس کا عنوان تھا Islam (اسلام)۔ یہی ترجمہ 1910ء میں The Teachings of Islam کے نام سے لیڈن (Leden) ہالینڈ میں چھپا اور لندن کے نشریاتی ادارہ .Luzac & Co نے شائع کیا۔ اب تک اس شاندار تالیف کے دنیا کی متعدد زبانوں میں تراجم شائع ہو کر قبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 26 جولائی 1996ء ص14)

اس کتاب کی تصنیف و اشاعت پر 114 سال گزر چکے ہیں اور یہ کتاب مسلسل پاک دلوں میں انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ایک سعید گروہ تو وہ ہے جو اسے سن کر یا پڑھ کر حضرت مسیح موعود کے غلاموں میں شامل ہو گیا اور دوسرا گروہ وہ ہے جسے باقاعدہ ایمان کی سعادت تو نصیب نہیں ہوئی مگر اس کی عظمت کا معترف ہے اور دوسروں کی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔ اس مضمون میں ان دونوں گروہوں کی جھلکیاں دکھانی مقصود ہیں۔

پہلے ایک عینی شاہد کی گواہی ملاحظہ ہو۔

حضرت مستری نظام الدین صاحب

حضرت مستری نظام الدین صاحب آف سیالکوٹ رفیق حضرت مسیح موعود اپنی بیعت کا واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

خاکسار شہر سیالکوٹ کا رہنے والا ہے۔ کام سپورٹس کا کرتا ہوں۔ 1895ء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور کا درس قرآن سنا کرتا تھا۔ ان کی صحبت سے متاثر ہو کر 1896ء کے ماہ دسمبر میں جلسہ دھرم مہوتسو میں بھرا ہی مولوی صاحب لاہور گیا اور وہ جلسہ تمام کا تمام بغور سنتا رہا۔ دن کو جلسہ ہوتا تھا تو رات کو شیخ رحمت اللہ صاحب کی کوٹھی پر قیام رہتا تھا۔ وہاں پر شیخ صاحب کی پرہیزگاری اور دینداری یعنی نماز کی پابندی اور تہجد گزاری بھی دیکھنے میں آتی تھی۔ جلسہ مہوتسو میں میرے پاس بیٹھنے والوں میں سے ایک جج صاحب تھے ان کا رنگ سانولہ سا تھا ان کو غالباً ملک خدا بخش یا ملک اللہ بخش کہتے تھے وہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تقریر کے پڑھے جانے کے دوران میں زار زار روتے تھے۔ وہیں سٹیج پر مفتی محمد صادق صاحب بھی تھے۔ انہوں نے غالباً سبز چوغہ پہنا ہوا تھا اور فل بوٹ پاؤں میں رکھتے تھے۔ ان کی شکل وہاں پہلے دیکھنے میں آئی تھی۔ جلسہ کا اثر سب پر تھا اور سب پر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا اور اللہ کی قدرت و جبروت کا ایک نظارہ تھا جلسہ کے اختتام کے بعد مولوی صاحب کے ہمراہ قادیان پہنچ گئے وہاں حضرت اقدس کی زیارت کی جو نہایت پُرنور شکل تھی۔ دیکھنے والے پر بغیر اثر کئے نہ رہتی تھی۔ ان دنوں بیت مبارک کے مشرق میں چھوٹی کوٹھڑی ہے وہاں پانی کے گھڑے اور وضو کا سامان ہوتا تھا۔ ظہر کی نماز سے پہلے حضرت اقدس تشریف لے آئے اور کسی نے کہہ دیا کہ دو آدمی بیعت کریں گے۔ چنانچہ بندہ اس وقت وضو خانہ میں وضو کر رہا تھا تو حضور نے آواز دی کہ آؤ میاں نظام الدین بیعت کر لو۔ بندہ آگے بڑھا اور حضور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی۔

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص309)

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھتے ہیں۔

میرے دادا جان حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین مرحوم اسی کتاب کے پڑھنے سے احمدیت کی طرف راغب ہوئے تھے۔

1913ء میں جب آپ کی عمر 36 سال کی تھی قادیان سے آپ کے Firm کے نام رسالہ ریویو آف ریلیجنز برائے اشتہار موصول ہوا۔ اس سے پیشتر آپ نے قادیان کا نام نہیں سنا تھا اور مذہب سے آپ کو کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے کئی روز وہ رسالہ آپ کے میز پر یونہی پڑا رہا اور اس سے آپ نے استفادہ نہیں کیا۔ ایک دن رسالہ کے آخری صفحہ پر The Teachings of Islam کتاب کے متعلق جو اشتہار دیا گیا تھا اس پر نظر پڑی جس میں کتاب کی بہت تعریف کی گئی تھی۔ اس لئے آپ نے کتاب منگوائی، آپ فرماتے ہیں کہ ''اس کتاب سے مجھ پر ایسا معجزانہ اثر ہوا کہ میرے دل میں ایک نئی روح پھونکی گئی۔

(بشارات رحمانیہ مصنفہ محترم عبدالرحمٰن مبشر صاحب)

اس کتاب میں آپ پر اس بات کا خاص اثر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف دعا سنتا ہے بلکہ اس کا جواب بھی دیتا ہے۔ اس کا تجربہ کرنے کے لئے آپ نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ یا اللہ میرے والد صاحب جن کو فوت ہو کر دس سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ ان کی حالت مجھے معلوم کرا۔ دعا کرنے کے ایک یا دو روز بعد آپ نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا وہ کہنے لگے کہ میں اب تک خوش ہوں۔ بعد میں آپ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ یا اللہ میری والدہ کا کیا حال ہے؟ وہ مجھے معلوم کرا۔ آپ جب تین سال کے بچے تھے آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا تھا اس لئے آپ کو ان کا چہرہ بھی یاد نہ تھا۔ اس سوال کا جواب آپ کو جلد نہ ملا اور آپ کئی روز تک دعا مانگتے رہے۔ آخر ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک عورت تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اس کے اطراف بہت سے لوگ جمع ہیں جن میں آپ بھی شریک ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ یہ عورت جو بڑے درجہ والی معلوم ہوتی ہے یہ کون ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میری والدہ ہے۔ میری جنتی والدہ ہے اور جنتی والدہ کے الفاظ بار بار کہتے ہوئے نیند سے ہوشیار ہو گئے۔ آپ کو اطمینان ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا ہے اور جواب بھی دیتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے بزرگوں نے آپ کو دعوت الی اللہ کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 1915ء میں میرے دادا جان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت میں احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور وہ تہجد گزار خادم دین بزرگ بن گئے۔ آپ نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرایا اور اس کی اشاعت کی۔ نیز اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو قرآن مجید سے محبت پیدا ہوئی اور آپ نے Extracts From The Holy Quran کتاب شائع کی جس کے بارہ ایڈیشن آپ کی زندگی میں شائع ہوئے اور تیرھواں ایڈیشن آپ کی وفات کے بعد شائع ہوا۔ بفضل اللہ تعالیٰ آپ کی یہ کتاب بہت مقبول رہی۔

(ماہنامہ خدیجہ جرمنی 1997ء ص2)

مالا بار میں احمدیت کا بیج بویا

مالا بار کا علاقہ ہندوستان کا جنوبی ساحلی علاقہ کہلاتا ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ پہلی صدی ہجری میں اس ساحلی سمندر پر بعض عرب تاجران نے تجارت کی غرض سے ڈیرے ڈالے۔ پھر ایک کے بعد دوسرے عرب تاجروں نے اس علاقہ کو اپنا مسکن بنایا اور یوں ہندوستان کے اس ساحلی علاقہ میں اسلام کی ابتداء ہوئی۔ ان عرب تاجروں کی اولاد آہستہ آہستہ ہندوستان کے کلچر اور تمدن میں ایسی رنگی گئی کہ بہت سی غیر اسلامی بدعات اور ہندوانہ رسوم ان میں راہ پا گئیں۔

ہندوستان کا یہ علاقہ جو مالا بار کے نام سے مشہور ہے۔ تقسیم ہندوستان سے قبل دو تین ریاستوں پر مشتمل تھا۔ نسبتاً بڑی ریاست جو ''نوکوچی'' کے نام سے مشہور تھی اس کا صدر مقام کنانور شہر تھا۔ انیسویں صدی کے آخر میں اس شہر کی آبادی تیس ہزار کے قریب تھی۔ ریاست کے راجہ کا نام ارکل راجہ تھا۔ جو کل دیپ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ راجہ نے اپنے ایک عزیز محمد دیدی کو کسی وجہ سے ناراض ہو کر اپنی ریاست سے نکال دیا۔ محمد دیدی صاحب ریاست بدری کے عرصہ میں ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کرتے رہے۔ آخر 1897ء میں کلکتہ میں قیام پذیر تھے کہ راجہ کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ محمد دیدی صاحب نے اپنے دیس واپس جانے کی ٹھانی اور واپسی کی تیاری شروع کر دی۔ اس وقت ان کو اپنے چار پانچ دوستوں کا خیال آیا۔ جو کنانور شہر کے چند نوجوان تھے۔ جن کے آپس میں بہت گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ اکثر اکٹھے اٹھتے بیٹھتے تھے جن میں سے چند کے نام یہ ہیں۔ عبدالقادر، کچال، ای عبدالقادر کٹی، کے محمد کنجی، کے ایم ابراہیم کنجی، گلفل عبدالقادر کوبا۔ محمد دیدی کو خیال آیا کہ جب میں واپس جاؤں گا اور ان کو ہندوستان بھر کے شہروں کی باتیں سناؤں گا تو وہ کیا کہیں گے۔ کیوں نہ ان کے لئے کچھ نہ کچھ تحائف لے جاؤں۔ اس خیال کے آتے ہی انہوں نے اپنے دوستوں کے ذوق کے مطابق چند تحائف خریدے۔ چنانچہ اپنے دوست ای عبدالقادر کٹی صاحب کے لئے جلسہ اعظم مذاہب کی رپورٹ (جس میں حضرت مسیح موعود کا مضمون ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' شائع ہوا تھا) خریدی۔ محمد دیدی صاحب خود بھی یہ کتاب قبل ازیں پڑھ چکے تھے اور اس پر اخبارات نے جو تبصرے کئے تھے ان کی

نظر سے گزر چکے تھے۔ اپنے دوست ای عبدالقادر کٹی کے ذوق کو دیکھتے ہوئے اس کے لئے یہ کتاب خریدی۔ ...... غرض 1898ء میں احمدیت کا بیج اس علاقہ میں بویا گیا۔

(الحکم 7 دسمبر 1919ء ص6 اور 14 دسمبر 1919ء ص4)

اس طرح ای عبدالقادر کٹی صاحب کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد ایک کے بعد ایک سعید روح احمدیت کی آغوش میں آتی گئی۔ یوں مالابار میں اللہ تعالیٰ نے ایک مضبوط جماعت پیدا کردی۔

حضرت ملک برکت علی صاحب گجراتی

محترم ملک برکت علی صاحب گجرات کے رہنے والے تھے۔ لاہور میں محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب کے مرید تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے روحانیت میں ترقی حاصل کرنے کے لئے پیر صاحب سے وظیفہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ''تصور شیخ کرو'' مگر مجھے تصور شیخ سے بھی کچھ حاصل نہ ہوا۔ اس کے بعد جب میں نے حضرت مسیح موعود کی تقریر ''جلسہ مذاہب عالم لاہور'' پڑھی تو میری آنکھیں کھل گئیں اور میں نے قادیان جا کر بیعت کرلی۔ یہ غالباً 1897ء کا واقعہ ہے۔

(لاہور۔ تاریخ احمدیت ص395)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

محترم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (مؤلف مجدد اعظم) نے 1902ء میں بیعت کی مگر افسوس کہ بعد میں اہل لاہور سے جاملے۔ ان کی بیعت میں بھی حضرت مسیح موعود کی کتب خصوصاً اسلامی اصول کی فلاسفی کا بڑا دخل ہے۔

آپ نے نومبر 1933ء کے پیغام صلح میں اپنے حالات زندگی خود تحریر فرمائے تھے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کے بزرگ حنفی المذہب تھے۔ مگر آپ چونکہ ہروقت سچائی کی جستجو میں لگے رہتے تھے۔ اس لئے جلد ہی آپ اہلحدیث گروہ میں شامل ہوگئے۔ سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ میں پڑھتے تھے۔ جہاں پادری ینگ سن سے بحث ومباحثہ رہتا تھا۔ مگر حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے سخت زک اٹھانا پڑتی تھی۔ طبیعت کی اس بے چینی کے زمانہ میں آپ کے دادا صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب ''فتح اسلام'' دکھائی اور فرمایا کہ دیکھو چودھویں صدی کا کرشمہ کہ ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور یہ کتاب اس نے شائع کی ہے۔ آپ نے جو اس کتاب کو پڑھنا شروع کیا تو جب تک ختم نہ ہوئی اسے ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ کچھ دنوں بعد حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لے گئے اور حضرت حکیم حسام الدین صاحب کے مکان پر قیام فرمایا۔ حضرت کو دیکھتے ہی دل اس یقین سے بھر گیا کہ یہ منہ جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔ حضور کی اقتداء میں عصر کی نماز بھی پڑھی۔ مختلف مسائل پر گفتگو بھی سنی۔ مگر حضور کے تشریف لے جانے کے بعد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد میں ایسی گمراہ کن تقریر کی کہ آپ کا روحانی سکون برباد ہوگیا۔ اب گو آپ نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے پیچھے نمازیں پڑھنا شروع کیں مگر پہلا خطبہ سن کر ہی آپ کی طبیعت منغض ہوگئی۔ ان ایام میں آپ کو ایک چشتیہ صابریہ خاندان کے صوفی منش بزرگ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ ان سے آپ نے بہت سے اوراد وظائف سیکھے مگر طبیعت کو سکون نصیب نہ ہوا۔ انہی ایام میں ایک فوجی احمدی حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم سے ''براہین احمدیہ'' مل گئی۔ اسے پڑھ کر ایمان میں تازگی پیدا ہوئی اور یقین ہوگیا کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کی صداقت کے دلائل صرف آپ ہی بیان کرسکتے ہیں۔ لاہور میں ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' والا مضمون سن کر اس خیال کو اور بھی تقویت پہنچی۔ اس کے بعد آپ کچھ عرصہ کے لئے بسلسلہ ملازمت افریقہ چلے گئے۔ وہاں بھی بعض احمدیوں سے ملاقات رہی۔ جب واپس آئے تو پہلے ظفروال ضلع سیالکوٹ میں اور پھر شکرگڑھ ضلع گورداسپور میں پلیگ ڈیوٹی پر متعین ہوئے۔ اہل وعیال امرتسر میں تھے۔ ایک روز جو یہ اطلاع ملی کہ آپ کا لڑکا ممتاز احمد جو اس وقت دو سال کا تھا بعارضہ ٹائیفائیڈ فیور سخت بیمار ہے تو آپ گھبرا گئے۔ ایک ہفتہ کی رخصت لے کر گھر پہنچے۔ مگر رخصت ختم ہوئی اور بچے کے بخار میں ذرہ بھر افاقہ نہ ہوا۔ بیگم صاحبہ نے کہا گورداسپور تو جانا ہی ہے قادیان میں جا کر حضرت مرزا صاحب سے دعا ہی کروالو۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ فضل کردے۔ بیوی کے یہ الفاظ سن کر قادیان کی راہ لی۔ دو بجے رات قادیان پہنچے۔ دیکھا کہ بیت مبارک تہجد گزار لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور حضرت اقدس اندر تہجد پڑھ رہے ہیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر بے حد اثر ہوا۔ اپنے پرانے رفیق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے آپ کو حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا۔ پس حضور کو دیکھتے ہی سارے شکوک وشبہات کافور ہوگئے علیحدگی میں ملاقات کی۔ وظیفہ پوچھا تو فرمایا ''یہی نمازیں سنوار سنوار کر پڑھو اور سمجھ سمجھ کر پڑھا کرو'' حضور کی یہ تلقین سن کر دل پر خاص اثر ہوا۔ بچے کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے اسی وقت ہاتھ اٹھا کر دعا فرمادی۔ بیعت کر کے ڈیوٹی پر شکرگڑھ پہنچے۔ تیسرے روز خط ملا جس میں لکھا تھا کہ لڑکا بالکل اچھا ہے ہرگز کوئی فکر نہ کریں۔ رخصت لے کر گھر پہنچے۔ پتہ چلا کہ جس روز صبح حضرت اقدس سے دعا کروائی تھی اس روز حالت بہت خراب تھی مگر پچھلی رات اچانک بخار اتر گیا۔ معالج ڈاکٹر کو جب اطلاع ہوئی تو وہ مانتا ہی نہ تھا مگر جب اس نے خود آ کر ٹمپریچر اور نبض دیکھی تو حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ یہ تو کوئی اعجاز مسیحائی ہے کہ مردہ زندہ ہوگیا۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص315)

رئیس فقیر محمد صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''سرحد کے ایک رئیس چوہدری فقیر محمد صاحب ایگزیکٹو انجینئر تھے۔ وہ ایک دفعہ دہلی میں مجھے ملے اور انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہم چار بھائی ہیں جن میں سے دو بھائی غیر احمدی ہیں اور دو بھائی احمدی ہیں۔ اپنے متعلق انہوں نے کہا کہ میں ابھی تک آپ کی جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ ہم پورا پورا انصاف کرنے کے عادی ہیں روپیہ میں سے اٹھنی ہم نے آپ کو دے دی ہے اور اٹھنی دوسرے لوگوں کو دے دی ہے۔ میں نے بھی ان سے مذاقاً کہا کہ خان صاحب! ہم تو اٹھنی پر راضی نہیں ہوتے۔ ہم تو پورا لے کر چھوڑا کرتے ہیں۔ وہ اس وقت مع اہل وعیال انگلستان کی سیر کو جارہے تھے۔ میری اس بات کو سن کر انہوں نے کہا کہ خان محمد اکرم خان صاحب چارسدہ والے میرے بھائی ہیں انہوں نے آپ کی بعض کتابیں میرے ٹرنک میں رکھ دی ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد وہ ولایت چلے گئے۔ ابھی تین مہینے ہی گزرے تھے کہ مجھے ایک چٹھی پہنچی اس کے شروع میں ہی یہ لکھا تھا کہ میں وہ ہوں جو آج سے تین ماہ پہلے دہلی کے شاہی قلعہ میں آپ سے ملا تھا اور میں نے آپ سے کہا تھا کہ ہم نے پورا پورا انصاف کیا ہے اٹھنی آپ کو دے دی ہے اور اٹھنی غیر احمدیوں کو دے دی ہے جس پر آپ نے کہا تھا کہ ہم تو پورا روپیہ لے کر چھوڑا کرتے ہیں۔ سو آپ کے حکم کے مطابق اب ایک چونی آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہوں اور اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرتا ہوں اور لکھا کہ جب میں ولایت میں آیا اور میں نے مختلف مقامات کی سیر کی تو گو میں پٹھان ہوں اور مذہبی جوش میرے دل میں موجود ہے مگر کفر کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر میرا دل پژمردہ ہوتا چلا گیا۔ مجھے یقین ہوگیا کہ اب دین دنیا پر غالب نہیں آسکتا۔ ایک دن میرے دل پر اس خیال کا بے انتہا اثر ہوا اور حالت مایوسی میں میں نے کہا آؤ ان کتب کو پڑھ کر دیکھو جو میرے بھائی نے میرے ٹرنک میں رکھ دی تھیں۔ چنانچہ پہلے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' نکلی اور اسے میں نے پڑھا اس کے بعد آپ کی کتاب ''دعوۃ الامیر'' نکلی اور اسے میں نے پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے پڑھتے اس کتاب میں وہی ذکر آگیا جس نے میرے دل میں انتہائی طور پر مایوسی پیدا کردی تھی۔ ...... میں نے جب یہ مضمون پڑھا تو میرا دل خوشی سے بھر گیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں اس وقت تک سونے کے لئے اپنے بستر پر نہیں جاؤں گا جب تک آپ کو اپنی بیعت کا خط نہ لکھ لوں۔ چنانچہ سونے سے پہلے میں یہ خط آپ کو لکھ رہا ہوں میری بیعت کو قبول کیا جائے''۔

(تاریخ احمدیت جلد4 ص492)

چوہدری غلام محمد صاحب

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال آمد کے والد چوہدری غلام محمد صاحب نے اپنے بیٹے کے احمدی ہونے کے 15 سال بعد بیعت کی تھی مگر مخالفت کے زمانہ میں بھی وہ اسلامی اصول کی فلاسفی کی عظمت کا برملا اعتراف کرتے تھے۔ (الفضل 15 جنوری 1997ء ص5)

محمد لبے اسماعیل صاحب سری لنکا

جماعت احمدیہ سری لنکا کے ایک دعاگو بزرگ احمدی محمد لبے اسماعیل صاحب نے 1970ء میں بیعت کی۔ ان کو احمدیت کا پہلا تعارف 1959ء میں ہوا۔ جب آپ کو جماعت کا ایک رسالہ Toothan ملا جس کے معنے پیغام کے ہیں۔ اس کے بعد ایک اخبار میں اسلامی اصول کی فلاسفی چھپنا شروع ہوئی اس کا بھی آپ مطالعہ کرتے رہے۔ پھر جماعت کے مرکز آئے اور 4,3 سال کی تحقیق کے بعد بیعت کرلی۔

(الفضل 4/اکتوبر 2002ء)

محمد ابراہیم شاد صاحب

مشہور شاعر اور حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے خسر محترم محمد ابراہیم شاد صاحب کے والد محترم کا نام میاں اللہ دتہ صاحب تھا۔ 1922ء میں جبکہ ابراہیم شاد صاحب مڈل سکول کی پہلی جماعت ہی میں شامل ہوئے تھے، آپ کے والد صاحب حلقہ بگوش احمدیت ہوگئے۔ اس موقع پر شاد صاحب بسلسلہ تعلیم گھر سے باہر تھے اس لئے والد صاحب کی بیعت سے ان پر کوئی خاص اثر مرتب نہیں ہوا۔ آپ نے قرآن کریم دوران پرائمری تعلیم ہی پڑھ لیا تھا۔ پرائمری سکول میں آپ کو اپنے احمدی استاد کی وجہ سے نماز کی عادت پڑ گئی۔ بعدازاں شاد صاحب کی خوش نصیبی سے مڈل کلاس میں بھی ایک احمدی استاد قاضی ضیاء اللہ صاحب ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ مل گئے۔ ان سے بھی مذہبی رنگ میں استفادہ کرنے کا موقع میسر آیا۔ مڈل پاس کرنے کے بعد جب آپ گھر واپس آئے (تو بقول شاد صاحب) تو گھر کا نقشہ ہی بدل چکا تھا۔ آپ کے والد صاحب نہایت ہی مخلص احمدی تھے اور ناخواندہ ہونے کے باوجود دعوت الی اللہ کا بہت جوش رکھتے تھے۔ انہوں نے شاد صاحب کو حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب

''کشتی نوح'' اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھنے کے لئے دیں۔ شاد صاحب کے بقول انہوں نے اپنے طور پر بھی اور کئی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ اس دوران آپ کو ''الفضل'' اخبار کے مطالعہ کا بھی موقع ملتا رہا یہاں تک کہ اسی سال 1926ء جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے موقع پر حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(بہار جاوداں ص5)

مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب

محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ پہلے انگریز واقف زندگی تھے۔ وہ 1944ء میں دوسری جنگ عظیم کے دوران لیفٹیننٹ تھے اور ہندوستان اور برما کی سرحد پر لڑنے والی 14 آرمی میں متعین تھے۔ انہیں احمدیت کا پیغام ایک احمدی حوالدار کلرک عبدالرحمان صاحب دہلوی کے ذریعہ پہنچا۔

جب آرچرڈ صاحب نے احمدیہ لٹریچر پڑھنے پر آمادگی کا اظہار کیا تو چونکہ فوج میں مذہب کی تبلیغ منع تھی اس لئے عبدالرحمان صاحب نے قادیان میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو لکھا کہ آپ آرچرڈ صاحب کو اسلامی اصول کی فلاسفی اور احمدیت میرے خرچ پر بھجوا دیں۔ چنانچہ کتابیں ان کو پہنچ گئیں اور انہوں نے مطالعہ شروع کر دیا۔

اس کے بعد دہلوی صاحب نے انہیں چھٹیاں قادیان گزارنے کی ترغیب دی وہ قادیان آئے حضرت مصلح موعود اور دیگر بزرگوں سے ملے اور احمدیت قبول کر لی۔

(تاریخ احمدیت جلد10 ص 571)

محترم صدیق امیر علی صاحب

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھتے ہیں۔

محترم صدیق امیر علی صاحب نہایت ہی مخلص خادم دین بزرگ تھے۔ وہ کیرالہ کے صوبائی امیر رہے۔ ان کے اندر بھی نیا ایمان اسلامی اصول کی فلاسفی کے ذریعہ پیدا ہوا۔ ان کا احمدیت کا تعارف اس کتاب کے ذریعہ ہوا۔ وہ کسی دکان میں کوئی چیز خریدنے کے لئے گئے تو دکاندار نے اس چیز کو باندھنے کے لئے (Wrapping کے لئے) جو کاغذ استعمال کیا وہ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے اوراق تھے۔ وہ ان صفحات کو پڑھ کر بہت متاثر ہوئے۔ وہ دوبارہ اس دکان پر گئے اور دکاندار سے کہا کہ تم نے جس کتاب سے یہ اوراق پھاڑے ہیں وہ کتاب مجھے دے دو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ایک سعید روح کو یہ کتاب پہنچانے کا انتظام فرمایا۔

مکرم مظہر الدین صاحب

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھتے ہیں۔

الٰہ آباد کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم مظہر الدین صاحب نے کسی اخبار میں خاکسار کا نام پڑھ کر خاکسار کو لکھا کہ مجھے احمدیت کے بارے میں لٹریچر بھیجیں خاکسار نے ان کو اسلامی اصول کی فلاسفی کا انگریزی ترجمہ بھیجا بعد میں جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں نے یورپ میں اس کتاب کا کچھ حصہ پڑھا تھا۔ بعد میں جس شخص کی وہ کتاب تھی اس نے اس کتاب کو مجھ سے لے لیا میں چاہتا تھا کہ کتاب کا بقیہ حصہ پڑھوں لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ یہ کتاب کہاں مل سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عجیب اتفاق ہے کہ میں نے تم سے لٹریچر طلب کیا تو تم نے مجھے وہی کتاب بھیجی جس کو پڑھنے کے لئے میں تڑپ رہا تھا۔ گو مکرم محمد مظہر الدین صاحب نے بیعت نہیں کی لیکن وہ بیعت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

ایک جلسہ سالانہ پر وہ قادیان تشریف لائے تھے اور حضرت مسیح موعود سے بہت عشق کا اظہار کرتے تھے روزانہ ہم دونوں حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر جا کر دعا کرتے تھے۔ ایک روز میں نے کہا کہ مجھے مصروفیت ہے میں آج حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر نہیں جا سکتا تو انہوں نے کہا میں اکیلا چلا جاتا ہوں میں ناغہ نہیں کرنا چاہتا۔

الحاج مغربی الطرابلسی

الحاج مغربی الطرابلسی نے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھ کر 1905ء میں دولت ایمان حاصل کی۔ آپ نے حضور کی عربی کتب کا گہرا مطالعہ کیا تھا اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ تو گویا ازبر تھا۔ (الفضل 18 مارچ 1999ء)

میجر وارڈل کا تبصرہ

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رفیق حضرت مسیح موعود رقم فرماتے ہیں:۔

دسمبر 1914ء میں مجھے جنگ پر اپنی کور کے ہمراہ بنوں اور میراں شاہ وغیرہ جانا پڑا۔ میں نے کمانڈنگ افسر میجر وارڈل کو ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' (انگریزی) دی تو بعد مطالعہ انہوں نے کہا کہ یہ کتاب بہت عمدہ تالیف ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کا اردو ترجمہ کر دو تا کہ اپنی یونٹ کے عہدہ داروں میں اس کی نقول تقسیم کر دوں۔ مجھ سے یہ معلوم کر کے کہ اصل کتاب اردو کی ہے۔ اس کی 37 جلدیں سرکاری خرچ پر وی پی منگوائیں۔ باوجودیکہ میں نے ان سے کہا کہ اس کی تقسیم سے فتنہ پیدا ہوگا اور غیر احمدی شکایت کریں گے کہ یہ احمدی بابو ان لوگوں کا مذہب تبدیل کرانا چاہتا ہے۔ افسر موصوف نے کہا ہم کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ میں نے کہا کہ آپ برطانوی افسر ہیں۔ آپ کو تو کوئی نہیں پوچھے گا لیکن ساری بلا میرے گلے آپڑے گی۔ مگر وہ نہیں مانے اور کہا کہ ہم حکم دیتے ہیں۔ میجر رسالدار راجہ راج ولی اور خاکسار بنوں پہنچے۔ تو وہاں تمام غیر احمدی عہدہ داروں نے شکایت کی کہ بابو فضل احمد کافر ہے۔ ہم اس کے ساتھ کام نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارا مذہب خراب کر رہا ہے۔ اس کا تبادلہ کر دیا جائے۔ رپورٹ پہنچنے پر راجہ موصوف ہنس کر کہنے لگے۔ کہ اگر میں یہ رپورٹ صاحب تک پہنچاؤں تو ڈر ہے مبادا بے عزتی ہو۔ کیونکہ وہ آپ کے ہاتھ پر ہیں اور آپ جو کہیں گے وہ اسے درست سمجھیں گے اور وہ ان لوگوں کو کہنے ہی لگے تھے کہ شکایت نہ کرنا کہ اتنے میں سامنے سے افسر موصوف آ گیا اور رسالدار نے فال ان (Fall In) کرا دیا اور صاحب نے ہر ایک کو ایک ایک نسخہ دیا اور ہر ایک نے شکریہ ادا کیا اور سلام کیا اور کتاب لے لی۔ اس کے بعد صاحب نے اس کتاب کی تعریف کی اور کہا کہ اسے پڑھا کرو۔ میری میم صاحب تو اس کتاب کی عاشق ہے۔

چند روز بعد صاحب موصوف کے تبادلہ پر ہم الوداع کہنے بنوں ریلوے سٹیشن پر گئے تو موصوفہ نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں آپ کی اس کتاب کو ساتھ لے جا رہی ہوں۔ میں اس سے علیحدگی پسند نہیں کرتی اور اس کی بہت تعریف کی۔ اس افسر کا یہ کہنا تھا کہ میرے دل پر اس کتاب کا ایسا اثر ہوتا ہے جیسے دہکتے ہوئے کوئلوں پر پانی گرنے سے ٹھس ٹھس کی آواز آتی ہے۔ ایسا ہی میرے دل کے شعلے اس سے ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ (رفقائے احمد جلد 3 ص 128)

مکرم سید عباس علی شاہ رضوی صاحب کی یاد میں

مکرم یوسف بقاپوری صاحب

سید عباس علی شاہ رضوی صاحب 1909ء میں عمر کوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ سنڈیمن سکول کوئٹہ سے حاصل کی۔ آپ کا سارا خاندان شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا۔ ان کے دل میں یہ تڑپ موجود تھی کہ کاش انہیں حضرت مسیح موعود کا زمانہ میسر آتا اور وہ ان کی جماعت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے۔ فیوض ربانی میں جو آپ کی خودنوشت داستان ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔

29-1928ء میں جبکہ خاکسار کوئٹہ گورنمنٹ سنڈیمن ہائی سکول میں تعلیم پاتا تھا۔ اس موقعہ پر جبکہ امیر امان اللہ خان بادشاہ افغانستان یورپ کی سیاحت کو جاتے ہوئے کوئٹہ سے گزرے تو خاکسار بھی سٹیشن پر گیا اور جلد ہی واپس لوٹ آیا اور دل شکستہ اور پریشان تھا۔ کیونکہ وہاں جا کر جو نظارہ دیکھا وہ میرے لئے حوصلہ شکن تھا۔ امیر امان اللہ خان کے مصاحب جو گاڑی کے ایک ڈبہ سے برآمد ہوئے۔ ان کی داڑھیاں منڈی ہوئی تھیں اور وہ یورپین لباس اور طرز میں رنگین تھے۔ میں نے خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کی ایک کتاب میں پڑھا تھا کہ امام مہدی جلد ظاہر ہونے والے ہیں۔ ان کے آنے سے پہلے قندھار کی طرف سے ان کی مدد کے لئے اٹھنے والی سیاہ جھنڈیوں کو امیر امان اللہ خان پر چسپاں کیا تھا۔

آگے فرماتے ہیں۔

خاکسار پر سٹیشن کے اس نظارہ کا اچھا اثر نہ ہوا۔ لہٰذا دوسروں سے پہلے واپس ہوسٹل پہنچا۔ جو اس وقت خالی پڑا ہوا تھا اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی کرب سے دعائیں کرنے لگا کہ یا اللہ ہم ایسے زمانہ میں ہیں کہ باوجود تلاش اور تڑپ کے حق کا پتہ نہیں چلتا۔ ہم آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں پیدا ہوتے یا پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ ہمیں میسر آتا تو کامل یقین کے ساتھ دین کے احکام پر عمل کر سکتے۔

(فیوض ربانی صفحہ 105)

آپ نے ایک خواب کی بناء پر 1929ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور ساری عمر ڈیرہ غازی خان میں گزاری۔ البتہ 1959ء میں آپ مستقل طور پر مرکز احمدیت ربوہ آ گئے۔ جہاں آپ سالہا سال تک بطور مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول خدمات بجا لاتے رہے۔ یہیں آپ نے ایم اے اسلامیات کیا۔ آپ کی شادی سلسلہ کے بزرگ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی بڑی صاحبزادی مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سے 1935ء میں ہوئی۔ جس میں حضرت خلیفہ ثانی نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ آپ کے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ دونوں بیٹیاں عزیزہ بشریٰ فاطمہ اور منصورہ فاطمہ جرمنی میں اور لڑکا عزیزم مبشر احمد شاہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر ہیں اور حال ہی میں چیف انجینئر حکومت پنجاب سے ریٹائر ہوئے ہیں۔

آپ نہایت خاموش طبیعت کے ملک تھے۔ پنجوقتہ باجماعت نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ قرآن شریف کی تلاوت اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ میں نے اپنی زندگی میں انہیں سادہ لباس میں ہی دیکھا۔ شلوار، قمیص، چھوٹا کوٹ ہاتھ میں چھڑی اور سر پر پگڑی باندھتے تھے۔ پیدل چلنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ان کی کوئی بہن نہ تھی۔ البتہ ایک چھوٹا بھائی تھا۔ وہ بھی لاولد ہو کر فوت ہوا۔

آپ کی وفات مورخہ 24 مارچ 1996ء بعمر 87 سال ہوئی۔ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحوم رشتہ میں میرے سگے پھوپھا تھے۔ ہماری پھوپھی مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بقید حیات ہیں اور عمر کے 92 ویں سال میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔ آمین

تعارف

Masterkey to English Grammar And Translation

انگریزی گرائمر اور ٹرانسلیشن کے لئے ایک عمدہ کتاب

مؤلف: پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب
صفحات: 139
پرنٹنگ: بلیک ایرو پرنٹرز لاہور
ناشر: راجا پبلیکیشنز ربوہ

اگر آپ نو بنیادی امور انگریزی گرائمر اور ٹرانسلیشن سیکھنے کے لئے ایک جگہ دیکھنا چاہتے ہوں اور وہ بھی عام فہم اور سادہ انداز میں تو فوراً اس کتاب کا مطالعہ کریں جو آپ کی انگریزی زبان سیکھنے کے لئے پہلی ضرورت اور اس دور کے لئے ایک اہم تقاضا ہے۔ اس کتاب میں آپ کو موجودہ انگریزی زبان سے متعلق تمام ضروری اور اہم معلومات ملیں گی۔

انگریزی گرائمر سیکھنے کی اس اہم کتاب کا یہ نیا نظر ثانی شدہ ڈیلکس ایڈیشن ہے جس میں مؤلف نے بعض تبدیلیاں اور اضافے کئے ہیں تاکہ طالبعلم نئی زبان کے بدلتے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ ہو سکیں۔ اس کتاب کی سب سے بڑے خاصیت یہ ہے کہ ایک عام طالبعلم جس کو انگریزی سے زیادہ مس نہیں اور اس میں آگے بڑھنا مشکل لگتا ہے یا وہ شخص جس نے کبھی انگریزی پڑھی نہیں اور اب اس میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہے، ان لوگوں کے لئے یہ کتاب بہت مفید اور کارآمد ہے۔ اس کے پڑھنے سے قاری کو مشکل یا پیچیدگی محسوس نہیں ہوتی بلکہ وہ خود بخود اس کے چیپٹرز پر عبور حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

پہلے چیپٹرز میں Tenses یعنی مختلف زمانوں پر مشتمل فقرے بنانے اور ان سے متعلق ابتدائی باتیں موجود ہیں۔ فقرے کے حصے، اسم اور ضمیر، امدادی فعل، زمانوں کی بارہ اقسام، Since اور For کا استعمال وغیرہ اور ان تمام مشکل مراحل کو مؤلف نے بہت آسان پیرائے میں اردو اور انگریزی میں ساتھ ساتھ سمجھایا ہے جس سے دونوں زبانوں کو جاننے والوں کے لئے بہت سہل ہو گیا ہے۔ دوسرے باب میں سوالیہ اور منفی فقرے بنانے کے رموز سکھائے گئے ہیں۔ ایک طالبعلم بارہ مختلف Tenses کے اردو فقروں کی علامتیں اور انگریزی بنانے کے قواعد سے گزرنے کے بعد ان سب جملوں کو سوالیہ اور منفی فقرے آسانی سے بنا لے گا۔ جملوں کو سوالیہ بنانے کے لئے تین فارمولے بتائے گئے ہیں جن کی روشنی میں کسی بھی فقرہ کو با آسانی منفی یا سوالیہ فقرہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ تیسرے باب میں کچھ ضروری افعال (Verbs) کی وضاحت کی گئی ہے۔ سب سے پہلے Can اور Could کا استعمال ہے، یہ دونوں قابلیت، طاقت اور اجازت کو ظاہر کرتے ہیں، Can حال کے لئے اور Could ماضی کے لئے بولا جاتا ہے۔ پھر May اور Might اجازت کے لئے اور دعائیہ فقروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ شرطیہ فقروں اور حکم والے فقروں کے ساتھ ساتھ ایسے سنہرے اصول بھی دیئے گئے ہیں۔ Verb کے حوالے سے بہت سے مسائل کا حل ہے۔ چوتھے باب میں اعداد اور تذکیر و تانیث کا احوال بیان کیا گیا ہے۔ بہت سے اسماء کے جمع اور تذکیر و تانیث کی ایک لسٹ بھی ہے جس کو یاد کر کے طلباء اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ پانچواں باب آرٹیکلز یعنی An,A اور The کے استعمال پر مشتمل ہے۔ چھٹے باب میں Active اور Passive Voice فقروں کے رموز بیان ہوئے ہیں۔ Active سے Passive فقرہ بنانے سے متعلق معلومات اور قواعد پڑھ کر یہ مشکل مرحلہ نہایت آسانی سے مکمل کیا گیا ہے۔ ساتواں باب ڈائریکٹ اور ان ڈائریکٹ سپیچ کے تعارف اور سلیس وضاحتوں کو بیان کرتا ہے۔ کسی بھی طالبعلم کو اگر اس موضوع پر مشکل کا سامنا ہو تو اس باب کو چند مرتبہ احتیاط سے پڑھ لے اور دی گئی مشقوں کو حل کرلے تو گرائمر کا یہ اہم باب سہل انداز میں یاد ہو سکتا ہے۔ خطوط نویسی کی معلومات آپ کو آٹھویں باب میں ملیں گی۔ آج کے دور میں بھی ہم میں سے اکثر لوگ اپنے عزیزوں، بزرگوں اور دوستوں کو خط لکھتے ہیں۔ جس کا مقصد حالات سے آگاہی اور مختلف موضوعات پر اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کرنا ہے۔ خطوط کی تین اقسام میں ذاتی، کاروباری اور سرکاری سطح پر لکھے جانے والے خطوط ہیں ان سب کا تعارف اور ان کو لکھنے کے طریقے اسی باب میں موجود ہیں۔ ہمارے طلباء کے لئے انگریزی میں با موقع گفتگو از حد ضروری ہے۔ مختلف جگہوں پر موزوں، کارآمد اور جدید طرز کے جملے بولنے سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ اس کتاب میں بات چیت کے فقرے چونکہ جدید اور روزمرہ استعمال کی انگریزی میں لکھے گئے ہیں اس لئے غیر ملکی افراد سے بات کرنے کے لئے گفتگو کے یہ نمونے بے حد مفید اور برمحل ثابت ہوں گے، بات چیت کے یہ نمونے نویں باب میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب میں ایک خصوصی باب بھی شامل کیا گیا ہے۔ جس میں 35 ایسے الفاظ کا تعارف کرایا گیا ہے جو ہمارے معاشرے میں غلط تلفظ یا استعمال کے ساتھ رائج ہیں۔ ان میں سے چند مثالیں پیش ہیں

☆Curd کا مطلب دہی نہیں ہے بلکہ پھٹا ہوا دودھ ہے جس سے پنیر بھی تیار کیا جاتا ہے۔ دہی کے لئے صحیح لفظ Yogurt ہے۔

☆Grape Fruit بڑے سائز کا اور کھٹے ذائقے کا پھل ہوتا ہے جسے اردو میں چکوترا کہتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں اسے گرے فروٹ Grey Fruit کہنے کا عام رواج ہے جو غلط ہے۔

☆Man-Hole (مین ہول) عموماً سڑک کے کنارے اس گڑھے کو کہتے ہیں جس کا منہ ڈھکنے سے بند ہوتا ہے اسے Main Hole یعنی بڑا گڑھا کہنا غلط ہے۔ اس کے ساتھ لفظ Man اس لئے ہوتا ہے کہ اس گڑھے میں متعلقہ آدمی یا کاریگر داخل ہو کر گٹر سسٹم کو درست کرتا ہے۔

☆ آجکل موبائل کے سلسلہ میں Miscall کے لفظ کا بہت رواج ہے۔ جو غلط ہے۔ Miscall کے تو معنی ہیں کسی کو غلط نام سے پکارنا آپ اس کی بجائے Signal Call کے الفاظ استعمال کریں۔

☆Okra کا مطلب بھنڈی ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر بھنڈی کی انگریزی Lady Finger بتائی اور پڑھائی جاتی ہے جو غلط ہے۔ اس لفظ کے معنے انگلی کی شکل کے نرم سے کیک کے ہیں اور اسے بھنڈی کی انگریزی کے طور پر استعمال کرنا یورپ اور دوسرے ممالک میں بالکل نا قابل فہم ہے۔

اسی طرح کے اور کئی الفاظ اور اصطلاحات ایسی ہیں جو روزمرہ استعمال میں غلط بولی اور پڑھائی جاتی ہیں اور جن کا صحیح تلفظ یا استعمال اس کتاب میں سکھایا گیا ہے۔ کتاب کے آخر پر تقریباً 339 Verb کی تین فارمز اور ان کے اردو میں مطلب بتا کر طالبعلم کو ذخیرہ الفاظ مہیا کیا گیا ہے۔ ٹرانسلیشن کے حوالے سے اردو الفاظ کی آسان مشقیں اور مسلسل عبارات دی گئی ہیں تاکہ طلباء ان کی انگریزی بنا کر مشق کر سکیں۔ غرض اس کتاب کو انگریزی سیکھنے کا شوق رکھنے والے طلباء اور افراد کو اپنے ساتھ رکھنے کا مشورہ ہے۔ یہ کتاب ربوہ کے بڑے بکسٹالز پر مہیا ہے اسے خریدیں اور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انگریزی تراجم کے میدان میں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایف شمس)

غلط روایت کرنے سے ڈرتا ہوں

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے بہت کم روایات ہیں۔ ایک دفعہ آپ کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ آپ احادیث کو کثرت سے کیوں روایت نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: جب سے اسلام لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تنبیہ سے ڈرتا ہوں کہ جس نے میری طرف غلط بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے گا۔ اسی تقویٰ اللہ کے پیش نظر آپ نے بہت ہی کم روایات بیان کی ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل زبیر)

پچ پر مینڈکوں کی حکمرانی

1932-33ء میں انگلینڈ کی ٹیم کے دورہ جنوبی افریقہ میں کرکٹ کی تاریخ کا انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعہ پیش آیا۔ ڈربن میں دونوں ٹیموں کے درمیان آخری ٹیسٹ کھیلا جا رہا تھا۔ انگلینڈ کے کپتان نے ٹاس جیت کر پہلے کھیلنے کا فیصلہ کیا۔ ان دنوں جنوبی افریقہ میں ٹیسٹ میچ شروع ہونے سے چند دن پہلے وکٹ مکمل طور پر ڈھانپنے کا رواج تھا، چنانچہ انگلینڈ کی اننگ کے آغاز سے قبل میدان کی دیکھ بھال کرنے والے افراد میدان میں داخل ہوئے اور وکٹ پر سے ترپال اٹھا کر لے گئے۔

اوپنر اینڈی سینڈھم کھیلنے کے لئے بالکل تیار تھے۔ دوسری طرف سے ایس جے اسنوک نے طویل سٹارٹ کے بعد پوری قوت سے شارٹ پچ گیند پھینکی لیکن گیند پچ سے ٹکرانے کے بعد بالکل ہی بیٹھ گئی۔ یہ دیکھ کر سینڈھم کو تشویش ہوئی اور وہ پچ کا جائزہ لینے کے لئے کریز سے باہر نکلے، اس وقت سینڈھم کی حیرت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا جب انہوں نے پچ کے درمیانی حصے کو حرکت کرتے ہوئے دیکھا۔ انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا، انہوں نے پلکیں جھپکائیں اور آنکھوں کو بار بار مسل کر دیکھا، انہیں پچ ہلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ جب انہوں نے دوزانوں بیٹھ کر پچ کو غور سے دیکھا تو انہیں سبز رنگ کے چھوٹے چھوٹے مینڈکوں کی ایک فوج نظر آئی، مینڈکوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ سبز گھاس میں ان کی چھوٹی سی پہاڑی بن گئی تھی۔ چنانچہ میدان کی دیکھ بھال کرنے والوں کو ایک مرتبہ پھر زحمت دی گئی اور انہوں نے مینڈکوں کو پچ پر اگی ہوئی گھاس سے علیحدہ کیا۔ گیند دراصل ان ہی مینڈکوں سے ٹکرانے کے باعث پچ پر اچھلنے کے بجائے بیٹھ رہی تھی۔ مینڈکوں کی کرکٹ سے "دلچسپی" کا یہ ایک منفرد واقعہ ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم سید طاہر محمود صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عابد محمود چوہدری صاحب کینیڈا ابن مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج تنزانیہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ریحانہ عنبر صاحبہ بنت مکرم ماجد احمد مبشر صاحب باجوہ دارالصدر شمالی ربوہ مورخہ 20/ اپریل 2009ء کو محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بارہ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر کیا تھا۔ مورخہ 30/ اکتوبر 2010ء کو گوندل بینکوئیٹ ہال میں تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ اگلے روز رفیع بینکوئیٹ ہال میں دعوت ولیمہ کے موقع پر بھی دعا محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ دولہا مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب پٹواری مرحوم آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری غلام احمد صاحب باجوہ جرمنی کا نواسہ جبکہ دلہن مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس شادی کو بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 2/T.D.A ضلع خوشاب اطلاع دیتی ہیں۔

میری بڑی بیٹی مکرمہ عابدہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم رانا مبارک احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک واقف نو بیٹے اور دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 2 دسمبر 2010ء کو محض اپنے فضل وکرم سے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نام باسل احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شمولیت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم چوہدری کرامت اللہ خان صاحب کاٹھگڑھی کا پوتا اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود اور دربان حضرت اماں جان کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر کرے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

کامیابی

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

وزیر اعلیٰ پنجاب پروگرام کے تحت ہونے والے تحصیل لیول پر سپورٹس مقابلہ جات منعقدہ 24، 25 دسمبر 2010ء میں مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کی طالبات مندرجہ ذیل پوزیشنز کی حقدار قرار پائیں۔ آمنہ نعیم بنت مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب کلاس نہم نے 800 میٹر دوڑ میں دوئم نیز 400 میٹر دوڑ میں سوئم، حافظہ حانیہ ارشاد بنت مکرم زاہد ارشاد صاحب کلاس دہم نے لانگ جمپ میں دوئم، انیقہ ثمر بنت مکرم نعیم احمد صاحب کلاس ہفتم نے 200 میٹر دوڑ میں سوئم اور نغمہ صباحت بنت مکرم عزیز الرحمٰن صاحب کلاس دہم نے Shot Put میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سکول اور طالبات کے لئے مبارک کرے، طالبات کو اپنی صلاحیتیں بہترین انداز سے استعمال کرنے کی توفیق دے اور یہ ادارہ ہمیشہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوتا چلا جائے۔ آمین

(پرنسپل مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(مکرم مشہود احمد شاہد صاحب ترکہ چوہدری منصور احمد مبشر بنگالی صاحب)

مکرم مشہود احمد شاہد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم منصور احمد مبشر صاحب بنگالی وفات پا چکے ہیں ان کے اکاؤنٹ نمبر 14/3 میں اس وقت -/47,937 روپے موجود ہیں۔ لہٰذا یہ رقم خاکسار کو ادا کر دیں دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم مشہود احمد شاہد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم حافظ شاہد احمد پاشا صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ عطیۃ الخبیر ثمر صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ لبنیٰ منصور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

محترمہ رسول بی بی صاحبہ عمر 84 سال اہلیہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے مرحوم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 31 دسمبر 2010ء کو قضاء الٰہی سے وفات پا گئیں مورخہ یکم جنوری 2011ء کو ان کی نماز جنازہ مکرم چوہدری محمد اقبال گورایا صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر ضلع لاہور میں تدفین کے بعد دعا مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب نے کروائی مرحومہ مکرم عبداللہ خان صاحب مرحوم آف گجرات کی دختر تھیں۔ نیک عبادت گزار مہمان نواز تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم کرنل (ر) مبشر احمد صاحب، لاہور مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب لاہور، مکرم چوہدری منور احمد صاحب گجرات اور ایک بیٹی محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب لاہور چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم عزیز احمد طاہر صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ مختاراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حسن محمد صاحب مرحوم تقریباً نوے سال کی عمر میں مورخہ 2 جنوری 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت صابرو شاکر صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد گزار اور غریب پرور مہمان نواز تھیں بیماری کا عرصہ بڑے صبر سے برداشت کیا۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ مرحومہ 1/3 کی موصیہ تھیں 3 جنوری کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے سوگواران میں چھ بیٹے، خاکسار، مکرم رشید احمد جرمنی، مکرم ادریس احمد صاحب ناروے، مکرم حفیظ احمد صاحب ناروے، مکرم طلحہ مقبول صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ، مکرم سلطان احمد صاحب جرمنی دو بیٹیاں مکرمہ رشیدہ صاحبہ جرمنی اور مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ نصیر آباد رحمٰن ربوہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

شیانڈا کینیا میں فری میڈیکل کیمپ

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس نصرت جہاں کے تحت جماعت احمدیہ کے اس وقت بارہ ممالک میں 39 طبی ادارے چل رہے ہیں جو دکھی و بیمار انسانیت کی خدمت کی سعادت پا رہے ہیں۔ ان 39 اداروں میں سے 5 ہومیو کلینکس بھی ہیں جو گھانا، بورکینا فاسو اور کینیا میں کام کر رہے ہیں۔ نیز عنقریب Benin میں بھی ایک نئے ہومیو کلینک کا آغاز ہو جائیگا۔ احمدیہ ہومیو کلینک نیروبی (کینیا) کو شروع ہوئے ابھی صرف تین ماہ ہی ہوئے ہیں مکرم ڈاکٹر اسد احمد صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے اس کلینک کی صورت میں خدا کے فضلوں کا ایک ایسا چشمہ رواں ہو چکا ہے جس سے ہر مذہب اور ہر طبقہ کا بندہ فیض پا رہا ہے۔ اور یہاں کے مقامی باشندے تو اتنی دعائیں دیتے ہوئے جاتے ہیں کہ انہیں دعاؤں نے خدا کے فضلوں کو مزید سمیٹا ہے اور پہلے مہینے سے ہی ہمارا کلینک مستحکم ہو گیا ہے اور مریضوں کی تعداد بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ غیر معمولی شفاء کے ایسے ایسے مناظر دیکھنے میں آتے ہیں کہ دل بے اختیار خدا کی حمد سے بھر جاتا ہے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب نے یکم جنوری 2011ء کو شیانڈا کے ایک سکول میں فری ہومیو پیتھی کیمپ بھی لگایا ہے اور 90 مریضوں کا مفت علاج کیا تشخیص بھی کی اور مفت ادویات بھی مہیا کیں۔ جس سے علاقہ میں جماعت کی نیک شہرت میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کیمپ سے فائدہ اٹھانے والے احمدی اور غیر احمدی نیز دیگر مذاہب کے لوگ بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے تمام واقفین کے کام میں بہت برکت عطا کرے اور انہیں انسانیت کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے۔ آمین

قند شفاء ®
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
جوشاندہ کا انسٹنٹ پوڈر
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرم عبدالشکور اسلم خان صاحب

جماعت احمدیہ آئس لینڈ میں جلسہ پیشوایان مذاہب

جماعت احمدیہ آئس لینڈ کا پہلا جلسہ پیشوایان مذاہب مورخہ 15 نومبر 2010ء کو ریکیاوک (Reykjavik) کے معروف کلچرل سنٹر Nordic house میں منعقد کیا گیا۔

اس جلسہ کے لئے تیاری ایک عرصہ سے ہو رہی تھی۔ دعوت نامے بھی تقسیم کئے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ ای میل کے ذریعہ کثیر تعداد میں لوگوں کو اس کے دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ نیز اس سلسلہ میں اخبار میں بھی ایک مضمون شائع ہوا۔ علاوہ ازیں بک سٹال پر آنے والے احباب میں بھی دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔

اس جلسہ کے لئے جرمنی کے امیر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب اور جماعت جرمنی کے نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب بھی تشریف لائے تھے۔

جلسہ کی کارروائی پانچ بجے شروع ہوئی۔ اس کا آغاز تلاوت قرآن سے کیا گیا اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اس جلسہ کی غرض وغائیت نیز اس کی مختصر تاریخ پیش کی۔

جلسہ کی پہلی تقریر بدھ مذہب کی آئس لینڈ میں لیڈر محترمہ Eyglo Jonnsdottir نے کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بدھ مذہب کے عقائد بیان کئے اور بدھ مذہب کے بانی کی زندگی اور تعلیم پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر عیسائی مذہب کے ماننے والے یونیورسٹی کے پروفیسر مکرم ڈاکٹر پیٹر پیٹرسن Petur Petturson نے کی۔ انہوں نے اس جلسہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور UK کے جلسہ سالانہ 2010ء میں اپنی شرکت کا بتایا۔ اور عیسائیت کے بانی حضرت عیسیٰ کی زندگی پر نیز عیسائی عقائد پر روشنی ڈالی۔

تیسری تقریر مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب جو بطور نمائندہ حضور اقدس اس جلسہ میں شرکت کر رہے تھے کی تھی۔ ان کی تقریر اور فخر دو عالم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے کارہائے نمایاں پر تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے نہایت خوش اسلوبی سے رسول کریمؐ کی زندگی پر روشنی ڈالی اور مساوات اور برابری کے اصول کو پیش کیا۔ لوگوں نے بعد میں برملا اظہار کیا کہ انہیں ان باتوں کا پہلے علم نہیں تھا۔

تقاریر کے بعد سوال وجواب کا موقع دیا گیا اور یہ سلسلہ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ اس میں بعض معزز سامعین نے بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ کے بعد ریفریشمنٹ کے دوران مہمانوں سے مزید رابطہ پیدا کرنے کا موقعہ ملا اور تعارف بھی حاصل ہوا۔ یہ تقریب جس میں 50 افراد شامل ہوئے تقریباً آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس جلسہ پر کتب کا سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ جس سے جلسہ پر آنے والے متعدد افراد نے استفادہ کیا۔ کئی کتب فروخت بھی کی گئیں اور کئی مہمانوں نے کتب کے متعلق سوالات بھی کئے اور اس طرح مزید رابطہ پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

اس سے اگلی شام پانچ بجے ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب کی یونیورسٹی میں تقریر تھی جس کا موضوع امن اور اس کا دینی تصور تھا۔ اس لیکچر کا اہتمام کرنے والے نیز سننے والے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ انہوں نے اس کی افادیت کا برملا اظہار بھی کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 17 دسمبر 2010ء)

۞۞۞۞۞۞

تبدیلی نام

۞ مکرمہ شگفتہ نسرین صاحبہ زوجہ مکرم مقبول احمد امینی صاحب قوم شیخ مکان نمبر 12/7 محلہ دار النصر غربی اقبال ربوہ تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ تحریر کرتی ہیں کہ خاکسارہ نے اپنا نام شگفتہ نسرین سے تبدیل کر کے شگفتہ نسرین امینی رکھ لیا ہے۔ لہذا مجھے آئندہ اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

شادی بیاہ وگرم کپڑوں کی زبردست ورائٹی دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ :092-47-6214300

خبریں

برازیل میں سیلاب اور زمینی تودوں کے گرنے سے 257 افراد ہلاک برازیل میں شدید بارش کے باعث سیلاب اور زمینی تودے گرنے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 257 ہوگئی۔ رپورٹ کے مطابق سب سے زیادہ ہلاکتیں ریو کے شمالی علاقے سرانہ کی پہاڑی علاقے میں ہوئیں۔ جہاں 24 گھنٹے مسلسل طوفانی بارش کے نتیجے میں زمینی تودے دیہاتوں پر گرنے اور دریاؤں کے بند ٹوٹنے سے 237/ افراد ہلاک ہوئے۔

پشاور، بنوں میں خودکش حملہ، 22 افراد جاں بحق بنوں میں میران پولیس سٹیشن کے قریب خودکش حملے میں 7 ایف سی اور پولیس اہلکاروں سمیت 20/افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہو گئے جنہیں فوری طور پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال بنوں منتقل کر دیا گیا جہاں بیشتر کی حالت تشویشناک ہے۔ پشاور میں یکے بعد دیگے دو بم دھماکوں میں دو سکول ٹیچر بہنیں جاں بحق اور 8/افراد زخمی ہوئے۔

لطیف کھوسہ کی بطور گورنر تقرری لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج سردار لطیف کھوسہ کی بطور گورنر تقرری کو لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا گیا۔ درخواست گزار نواز چیمہ کا موقف تھا کہ سردار لطیف کھوسہ پر کرپشن کے الزامات ہیں اسی بنیاد پر انہیں اعلیٰ عدالتوں کے حکم پر اٹارنی جنرل کے عہدے سے ہٹایا گیا تھا۔ اب ان پر الزامات کا معاملہ پاکستان بار کونسل میں زیر سماعت ہے اس لئے سردار لطیف کھوسہ آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 پر پورا نہیں اترتے لہٰذا ان کی بطور گورنر تقرری کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہیں ان کے عہدے سے ہٹایا جائے۔

وفاقی کابینہ الیکشن قوانین ترامیمی بل 2011ء منظور وفاقی کابینہ نے الیکشن قوانین ترامیمی بل 2011ء اور فوجداری قانون ترامیمی بل 2010ء کی منظوری دے دی۔ جنگلات سے متعلق قومی پالیسی کو مشترکہ مفادات کونسل میں لے جانے کا فیصلہ، گورنر پنجاب سلمان تاثیر اور سپریم کورٹ کے سینئر جج جاوید اقبال کے والدین کے قتل میں ملوث عناصر کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کا مطالبہ کیا۔ وزیر اعظم کا تحقیقات کا حکم۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:28

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

ہر علاج ناکام ہو تو؟
ان شاء اللہ ہولزمک ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے۔
بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد
0334-6372030
047-6214226

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FD-10